OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.*

ISSN (Print) : 2664-1178
ISSN (Online) : 2664-1186
July-Dec-2022
Vol: 6, Issue: 2
altabyeen@ais.uol.edu.pk**Email:**
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

Spiritual meening for Aspects of Jewish and Islamic Eids

یہودی اور اسلامی عیدوں کی روحانیت کے معنوی پہلو

Dr. Sayed Alam Jamal Abdul Salam Hashim
Assistants Professor, Department of Islamic Studies, the University of Lahore.

ABSTRACT

Judaism and Islam, being revealed religions, share many common aspects both in faith, creed and celebrations. The three major Biblical feasts in Judaism include the Feast of Unleavened Bread (Pesach/Passover), the Feast of Weeks (Shavout/Pentecost), and the Feast of Booths (Sukkoth).The two major feasts in Islam are Eid ul Fitr which is the climax of Ramadan and Eid ul Azha the memorial of great sacrifice of Ibrahim (A.S).These festivals and feasts carry deep meanings and thus demand an overall view to determine the similarities among them and also a definition of the logical reasoning that is the driving force behind these festivals and festivities thus drawing a map that can guide a research based brain to adopt the actual and to leave the fictitious.

The research aims at the definition and differentiation of the dogmas that are the hub of celebrations in Judaism and Islam and also to present the actual significance hidden behind the curtains.

Keywords: religions, Judaism, Eids, celebrations, feasts

AUSTRALIAN ISLAMIC LIBRARY
INTERNET ARCHIVE
Islamic Research Index
ASIAN Research Index
OPEN ACCESS

یہودیت کے تہوار خاص معنویت کے آئینہ دار اور یہودی تاریخ میں جھانکنے کے جھروکے سمجھے جاسکتے ہیں۔

عید فسح و فطیر

فسح کا تہوار تین زیارتی تہواروں میں سب سے اہم ہے۔ یہ تہوار بنی اسرائیل کی مصر کی غلامی سے چھٹکارے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ آزادی کی نشانی کا یہ تہوار کئی اقسام کے فکری عوامل اور اجزا کا علمبردار ہے۔ اسے عید فطیر بھی کہتے ہیں۔[1]

بے خمیری روٹی کی معنویت اور دیگر اجزا

فسح کے تہوار کی ایک اہم علامت بے خمیری روٹی کا استعمال ہے۔ یہ بے خمیری روٹی دراصل اُس عجلت کا نشان ہے جس عجلت سے بنی اسرائیل نے مصر سے خروج کا عمل مکمل کیا تھا۔ اس تہوار کا کھانا جو سیڈر کہلاتا ہے کئی معنوں سے آراستہ ہے۔ یہ کھانا ایک تھال میں رکھا جاتا ہے۔ تھال میں موجود ایک انڈا قربانی کی علامت ہے۔ سبزی بہار کی آمد کی نقیب ہے۔ چند کڑوی بوٹیاں غلامی کی کڑواہٹ کی علامت بنتی ہیں۔ جبکہ پھلوں اور خشک میوہ جات سے بنی میٹھی معجون اُس تعمیری مسالے کا نمائندہ ہیں جو بنی اسرائیل غلامی کے دنوں میں مزدوری کے دوران استعمال کرتے تھے۔ ایک علیحدہ پیالے میں موجود نمکین پانی اُن آنسوؤں کی یادگار بنتا ہے جو غلامی کے دوران بہائے جاتے رہے۔ بھیڑ کی ٹانگ کی ہڈی خدا کے پھیلائے ہوئے ہاتھ کا نشان ہے جس کے ذریعے موت کے فرشتے کو حکم دیا گیا تھا کہ بنی اسرائیل کے پہلوٹھی کے بچے موت سے بچے رہیں۔

سیڈر کی تیاری کے بعد کے مراحل کی معنویت

سیڈر کی تیاری مکمل ہونے کے بعد کوئی چھوٹا بچہ بڑوں سے چار سوال پوچھتا ہے اور اس تہوار کی اہمیت کو اُجاگر کیا جاتا ہے۔ ان سوالوں کا مقصد اس تہوار کی معنویت سے بھی ہے اور بچوں کی موجودگی کی معنویت سے بھی ہے کہ آزادی کی نعمت ہی سے بنی اسرائیل کے بچوں کو زندگی ملی اور ایک نئی نسل پروان چڑھی۔

---

[1] کتاب احبار 8-25:5

KĪtāb Ahbār8-5:25

سوال و جواب کے بعد کھانے کا مرحلہ بھی انتہائی اہم ہے اور خوراک کے اجزا ایک خاص ترتیب سے کھائے جاتے ہیں۔ آغاز میں آلو کا ایک حصہ نمکین پانی میں ڈبونا غلامی کے آنسوؤں کی یادگار سمجھا جاتا ہے۔ کرسیوں کے ساتھ ٹیک لگا کر کھانا کھایا جاتا ہے۔ یہ ٹیک دراصل آزادی کی نعمت کا اظہار اور بے فکری کی علامت ہے۔

شراب کی موجودگی خدا کی رحمدلی کا مظہر ہے۔ چار پیالوں میں شراب پیش کی جاتی ہے۔ یہ چار پیالے آزادی حاصل کرنے کے دوران پیش آنے والے چار مراحل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پانچواں پیالا خالی رکھا جاتا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ کھانے کے اختتام پر نبی ایلیاہ (الیاس) آئیں گے اور تقریب میں شریک ہوں گے۔ عموماً شراب کا سرخ رنگ اُن یہودی بزرگوں کے قتل کی علامت ہے جو غلامی کی بھینٹ چڑھ گئے۔ بعض روایات کے مطابق یہ سرخ رنگ یہودی ختنے کی علامت بھی ہے۔

فسح کی عید بہار کی آمد کا نقیب بھی ہے اور اسے کٹائی کے موسم کا نقطہ آغاز بھی کہا جاتا ہے۔

نسان / اپریل کے مہینے میں آٹھ دن جاری رہنے والا یہ تہوار بلاشبہ تورات کے زیارتی تہواروں میں سے ایک ہونے کی وجہ سے بھی اہم ترین یہودی شعیرہ ہے جس کا بنیادی عنوان آزادی ہے۔

مائیکل سٹراس فیلڈ اپنی اہم کتاب "The Jewish Holidays" میں لکھتے ہیں:

> "The central meaning of Pesach is liberation."[1]
>
> فسح کا مرکزی معنی آزادی ہے۔

یوں یہ تہوار بیک وقت یہودی قوم کی نجات اور ایک آزاد یہودی قوم کے ظہور میں آنے کی علامت ہے۔ اسی لیے اس میں غلامی کی کڑواہٹ کے نمائندے بھی ہیں اور آزادی کی مٹھاس کے نقیب بھی شامل ہیں۔ نیز ابلے ہوئے انڈے کی سختی اس امر کا اشارہ ہے کہ یہود ایک سخت جان قوم ہے جس کو زمانے کے ظلم و ستم مٹا نہیں سکے ہیں۔

عید شووس

عید فسح کے پچاسویں دن تورات کا ایک اور زیارتی تہوار منایا جاتا ہے جو شووس یا پنتکست کے نام سے معروف

---

[1] Strassfeld, Micheal (New York :The Jewish Holidays, Harper, 1985)، P.5.

ہے۔ اسے ہفتوں کا تہوار بھی کہتے ہیں۔[1]

یہ تہوار موسوی شریعت کے دیے جانے کا یادگار تہوار ہے۔

یوں اس کا تعلق احکام عشرہ اور الواح تورات سے ہے اور یہ تہوار یہودی قومی اور مذہبی زندگی کا نقیب ہے۔

شووس۔علم اور دانائی کا مرقع

اس تہوار کی اصل معنویت خدا کی طرف سے علم اور دانائی کا نزول ہے جو تورات کی تختیوں کی شکل میں نمودار ہوا اور بنی اسرائیل کے لیے ہدایت اور روشنی کا سامان بنا۔

اس تہوار کی دوسری معنویت یہ ہے کہ فسح کی عید کے باوجود آزادی کا عمل مکمل نہیں ہو سکا۔ یہاں تک کہ خدا نے تورات اُتار کر یہودی قوم کو دوسری قوموں سے مکمل بے نیاز کر دیا۔ اب نہ وہ جسمانی طور پر غلام ہیں اور نہ ہی علمی طور پر غلام اور تہی داماں ہیں۔ اسی لیے عید فسح اور شووس کے درمیان پچاس دِن تورات کے حکم کے مطابق خاص طور پر گنے جاتے ہیں۔[2]

کٹائی اور خوراک کے زاویے

اس تہوار کے دوران کٹائی کے عمل کو ظاہر کرنے کے لیے گھروں اور معبدوں کو پھولوں اور پودوں سے سجایا جاتا ہے۔ یہ عمل ایک اور معنویت کا مظہر بھی ہے اور وہ یہ کہ نزول احکام عشرہ کے دوران صحرا بقعۂ نور بن گیا تھا اور سر سبز و شاداب کھیت کی صورت اختیار کر گیا تھا۔

اس تہوار کی اہم خاص معنویت پنیر کے کیک کا استعمال بھی ہے۔ یہ اس امر کا غماز ہے کہ تورات کے احکام اکل و شرب کی سختی کی پیچیدگی کو سلجھانے کے لیے بنی اسرائیل نے ایک آسان چیز کا انتخاب کر لیا اور وہ دودھ کی مصنوعات پر مشتمل اشیاء تھیں۔ اسی لیے یہ عید دودھ سے بنی اشیا خصوصاً پنیر کے کیک کھا کر منائی جاتی ہے۔ دودھ

---

[1] کتاب خروج 34:22 نیز کتاب استثناء 16:9-12

KĪtāb Khorooj 22:34,KĪtāb Īstāsna12-9:16

[2] کتاب احبار 23:15-16۔

KĪtāb Khbār16-15:23

سے بنی اشیاء عموماً شہد سے ملا کر کھانے کی معنویت یہ ہے کہ تورات جو خدا کا پاک کلام ہے دودھ اور شہد کی طرح ہے اور جب تورات کی تلاوت کی جاتی ہے تو زبان دودھ اور شہد کے روحانی ذائقوں سے آشنا ہوتی ہے۔

شووس کی رات کے فکری زاویے

شووس کی رات اس نظریے سے جاگ کر گزاری جاتی ہے کہ رات کے دوران کسی وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور خدا دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔

یہودی تصوف قبالہ کی تعلیمات کے مطابق یہ رات خدا اور اسرائیل کی سہاگ رات ہے۔ مردانہ اور نسوانی صفات کے ملن کی شب ہے۔ اسی لیے ساری رات جاگنے کو دلہن تیار کرنے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ یوں عید فسح کو منگنی اور ہفتوں کی عید کو شادی سے عبارت سمجھا جاتا ہے۔

ربی مائیکل سٹراس فیلڈ لکھتے ہیں:

> "Pesah is the period of God's courtship of Israel and Shavuot celebrates the actual marriage."[1]

فسح کی عید خدا اور اسرائیل کے مابین انتساب اور شووس اصل شادی کی یادگار ہے۔

سکوت (عید خیام) کے زاویے، معنویت اور احکام

سکوت جسے عید خیام کہتے ہیں تیسرا توراتی زیارتی تہوار ہے۔[2]

عموماً اس تہوار کی معنویت بنی اسرائیل کے چالیس سال تک صحرائے سینا میں بھٹکنے کی یادگار سے جڑی ہوئی ہے اور اس کی دوسری معنویت فصل کی کٹائی کے خاتمہ کے ساتھ منسلک ہے۔[3]

[1] Strassfeld, Micheal, The Jewish Holidays, Harper, P.75.

[2] کتاب خروج 23:16
KĪtāb Khorooj 16:23

[3] کتاب احبار 23:34 نیز استثناء 16:13
KĪtab Ahbār34:23, Īstāsna13:16

خیموں کی تنصیب

اس عید کا ایک اہم ترین عمل خیموں کی تنصیب ہے جو ایک تو اس یاد میں نصب کیے جاتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے چالیس سال کیسے عارضی گھروں میں گزارا کیا تھا۔

دوسری معنویت زیادہ قرین قیاس ہے اور بعض یہودی ربیوں کے مطابق خیموں کی تنصیب کٹائی کے دوران یہودیوں کے صحرا میں رہنے کی یادگار سے زیادہ مماثلت رکھتی ہے۔[1]

خیموں کا تصور کئی قسم کی معنویت کو اُجاگر کرتا ہے۔

- عارضی قیام گاہ کی تنصیب یہودیوں کو زندگی کے فانی ہونے کا احساس دلاتی ہے۔
- خیموں کی چھت سوراخ دار ہوتی ہے تاکہ خدا کی رحمت کا دیدار آسمان کو دیکھ کر کیا جاسکے۔

مقدس مہمانوں کا انتظار اور عید خیام کے میزبانی زاویے

تہوار خیام کے ساتوں دن ایک معزز مہمان سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ مہمان ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام ہیں۔ ان مہمانوں کو علامتی طور پر خیموں میں بلایا جاتا اور مہمان نوازی کی جاتی ہے۔ معنویت کا زاویہ یہ ہے کہ یہ تمام معزز انبیاء بھی گھروں کو چھوڑ کر صحرا نوردی کرتے رہے اور یوں ہجرت اور بے گھر ہونے کا نظریہ خیموں کے عارضی پن سے مل کر ایک دوآتشہ روحانیت میں ڈھل جاتا ہے۔ یہ روحانیت ہجرت اور تقدیس شخصیات کے مرکبات سے تشکیل پاتی ہے اور خدا سے تعلق کو مضبوط کرتی ہے۔

اکیاون ہفتے گھروں میں رہ کر اور ایک ہفتہ عارضی خیموں میں رہنے سے یہودی خدا کو باور کرواتے ہیں کہ اگر خدا یہودیوں کو یاد رکھتا ہے تو یہودی بھی خدا کو یاد رکھتے ہیں۔

ربی مائیکل سٹرَیس فیلڈ لکھتے ہیں:

> "Sukkot gives us the strength to live the rest of the year by reminding us of God's presence and concern."[2]

---

[1] Strassfeld, Micheal, The Jewish Holidays, P.125.

[2] Strãssfeld, Micheal, The Jewish Holidays , P.143.

سکوت کا تہوار ہمیں سارا سال طاقت فراہم کرتا ہے اور خدا کی موجودگی کا احساس دلاتا ہے۔

یوم کپور اور عید خیام کا باہمی ربط

یوم کپور کے پانچ دِن بعد عید خیام کا منانا اس امر کا غماز بھی ہے کہ اگر یوم کپور گناہوں کی معافی کا باعث ہے تو عید خیام ایک نئی صبح کی نوید اور ایک نئی زندگی کا آغاز ہے۔ یہ اُن اچھے دنوں کی یادگار ہے جب خدا اور اسرائیل نے ایک دوسرے کو دریافت کیا تھا۔ یوں یہ خیمے فقط خیمے نہیں رہتے بلکہ خدا کا سائبان اور اُس کی پناہ گاہ کی علامت بن کر خدا کے ساتھ یہودی تعلق کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرتے ہیں۔

شیمنی عزرت سے سمخاس تورات تک کے اختتامیے

عید خیام کا آٹھواں دن شیمنی عزرت ایک علاحدہ تہوار بن گیا ہے۔ یہ تعطیلات کے موسم کے اختتامیہ کا نقیب ہے۔ اس کے اگلے دن ہی سمخاس تورات کا تہوار ختم تورات کو ظاہر کرنے کے لحاظ سے منایا جاتا ہے۔ تورات کے طومار سائناگوگ میں گھمائے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کی تقریب کا ماحول خوشی اور لطف اندوزی کی معنویت سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ناچ کا عمل عموماً تورات کے بند طومار کو پکڑ کر جاری رکھا جاتا ہے جو اس فکر کی یادگار ہے کہ ہر یہودی خواہ وہ کسی علمی معیار کا ہو تورات سے منسلک ہونے کا اہل ہے۔

اسلامی عیدیں...... معنویت اور احکامات

اسلامی تہوار فقط دو ہیں۔ ایک عید الفطر جو رمضان کے روزوں کے مکمل ہو جانے کے بعد یکم شوال کو جلوہ گر ہوتی ہے۔ دوسرا عید الاضحیٰ جو ذی الحج کی دسویں تاریخ کو تمام مسلمانوں کو ایک انوکھے بندھن میں اکٹھا کر دیتی ہے۔

یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ اسلامی تہوار جو عیدین کے نام سے معروف ہیں معنویت کے اعتبار سے دوسرے مذاہب اور ملل کے تہواروں سے یکسر مختلف ہیں۔ تہوار سماج کی جان ہیں۔ لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا، مشترک جذبات کا مظاہرہ کرنا، مل کر خوشی منانا اور ایک ہی قسم کی رسوم ادا کرنا ایک مربوط سوسائٹی کو جنم دینے کے لازمی عناصر ہیں۔

مختلف تہذیبوں کے تہوار مختلف عناوین اور معنویت سے آراستہ ہوتے ہیں۔ نیز یہ تہوار قوموں کی اخلاقی روح کے آئینہ دار ہیں۔ مہذب اور پاکیزہ تہوار اعلیٰ اخلاقی روح کا علم جبکہ مکروہ اور قابل نفرت تہوار پست اخلاقی

درجات کانشان ہیں۔

اسلامی تہواروں کی بنیادی معنویت دراصل شکر گزاری اور تشکر کے جذبات سے عبارت ہے جو بے ساختہ اپنے خالق کی عطا کردہ نعمتوں اور انعامات کے بدلے میں دل و زبان سے امڈے چلے آتے ہیں اور بسا اوقات آنکھوں کی نمی سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ اسلامی تہوار دراصل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توحید کا علم، شعار اور علامت ہیں۔ ان کا قوم پرستی، نسل پرستی، رنگ پرستی جیسے عناصر قبیحہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ عید کے دنوں میں اللہ کی بارگاہ میں پانچ کی بجائے چھ بار حاضری اگر رب سے محبت کا اعلان نہیں تو اور کیا ہے؟

یوں اسلامی عیدیں مروجہ تہواروں سے بالکل علیحدہ معنویت کی عکاس ہیں۔ جاہلیت کے تہوار نفسانی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔ ان تہواروں کے دن روک ٹوک سے خالی ہوتے ہیں اور اس دن خالق کی رضا کا خیال رکھنا بے معنی سمجھا جاتا ہے جبکہ عیدین کے معانی اطاعت الٰہی سے استوار ہوتے ہیں۔ تکبیرات سے بھرپور ہوتے ہیں اور سنجیدگی اور شائستگی سے مزین ہوتے ہیں۔

یوں اسلامی عیدیں اسلام اور غیر اسلام کے جداگانہ منہج کی عکاس ہیں۔ یہ دن بھی بندگی، اطاعت، فرماں برداری، نیکی اور تقویٰ کی تکمیل کے دن ہیں۔ اس میں انسانی نفسیات کے اصولوں کی رعایت بھی ہے۔ شرعی حدود کی پاسداری کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ میل جول، ملنساری اور تفریح طبع کے عناصر بھی ہیں۔

اسلامی عیدوں کا مزاج پابندیٔ وحی سے مرتب ہے۔ اسی لیے مسلمان اپنی خوشی کا آغاز ایک ایسی نماز سے کرتے ہیں جو زائد تکبیرات پر مشتمل ہوتی ہے۔ مزید برآں اسلامی عیدوں میں قومیت اور علاقائیت کی ایسی پابندیاں نہیں جو ایک قوم کے ہاں مقبول جبکہ دوسری قوم کے لیے مبغوض ہوتی ہیں۔ یہ سرحدوں سے ماورا رنگ و نسل کی پابندیوں سے پرے ایک ایسا شعار ہیں جو صبغۃ اللہ میں رنگے ہونے کی بناء پر فضولیات و لغویات کی بجائے معقولیات اور موزونیات پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل مدینہ کے لہو و لعب پر مشتمل تہواروں نوروز اور مرجان کو عیدین میں تبدیل کر دیا گیا اور زبان نبوی کے مطابق یہ دو دن ان دو دنوں سے بہتر ہیں۔[1]

---

[1] ابوداؤد السجستانی، السنن(الریاض : مکتبہ دارالسلام ، 2004)،الصلوۃ، باب صلوۃ العیدین، رقم الحدیث : 1134.

AlsĪjĪstᾱni,Abū Dᾱwood,Sūnᾱn,(Alriaz,Muktbᾱ Dᾱrulslam,2004)Bᾱbūl Slᾱtūl Iedeyn,No :1134

عید الفطر ...... معنویت کے نادر زاویے

عید الفطر رمضان کا جانشین وقت سعود ہے۔ یہ دن اس تقویٰ کے حصول کا بلند ترین نشان ہے جس کے لیے رمضان کے روزے رکھے گئے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[1]

"اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم بچ جاؤ۔"

یوں تعمیل فرمان الٰہی کی خوشی میں مسلمان اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اس کے حضور سر بسجود ہوتے ہیں اور اس مبارک دن کا آغاز تمجید و تقدیس و تہلیل سے کیا جاتا ہے جو ظاہر کر دیتا ہے کہ یہ تہوار بنیادی طور پر اس رب کی بندگی کے گہرے اور انمٹ رنگ سے رنگا ہوا ہے جو عالمین کا رب ہے۔

عید الفطر کی معنویت کے مناظر رمضان کی بہاروں سے مزین ہوتے ہیں۔ غور طلب امر ہے کہ ساعت پورا ماہ عطائے ناموس فرقان و ھدیٰ کے لیے سراپا انتظار رہی۔ ضروریات مادیہ سے استغناء کا سفر مکمل ہوتا رہا۔ قیام اللیل کی روح پرور ساعتوں میں روح کی کھیتی وحی الٰہی کے آب پر انوار سے سیراب ہوتی رہی۔

عزت و حرمت کی ایک ہزار مہینوں سے بہتر قرار پانے والی رات امن و سلامتی کے اجزاء سے دلوں کو معمور کرتی رہی۔ ایام اعتکاف میں متکلم ازلی سے راز و نیاز ہوتے رہے۔ محویت اتباع نبوی، تلاوت کتاب عزیز، تفکر خلق سماوات وارض، ذکر نعم الٰہی، تذکرۂ اسمائے حسنیٰ اور تحیۃ و تسلیم و ادائے صلوۃ کے بابرکت عناصر روحانی عمارت کے گوشوں میں پڑے شگافوں کو پر کرتے رہے جو معصیت الٰہی سے وجود میں آئے تھے اور یوں ان تمام مرحلوں کی نقاب کشائی کے بعد عید الفطر کے مبارک دن نے اپنا حسین رخ چشم کائنات کے سامنے وا کیا اور اعلان کر دیا کہ وہ تقویٰ جس کا حصول ہو چکا ہے اب عملی طور پر تمہاری زندگیوں میں سما جانے کا منتظر ہے۔ مضطرب ہے۔ لہٰذا تکبیرات زوائد کے ساتھ اس بابرکت دن کا آغاز کر کے دنیا کو یہ پیغام دے دیا جائے کہ عید الفطر کا دن

---

[1] البقرہ:183:2.
Albāqrāh,2:183

معصیت الٰہی کی کثافتوں اور رذائل میں ڈوب جانے کی بجائے اطاعت الٰہی کی کستوری اور محبت الٰہی کے جذبے سے گندھا ہوا ہے۔

یوم عید الفطر کے معمولات نبویہ اور احکام کی معنویت

عید الفطر کے دن راستہ بدلنے کا نبوی طریقہ حکمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا مقامات عبادت کی زیادتی کا باعث ہے۔ غسل کرنے، خوشبو استعمال کرنے اور مسواک کرنے کے معمولات ظاہر کرتے ہیں کہ روحانی کثافت کے ازالہ کے ساتھ ساتھ ظاہری جسمانی صفائی بھی دین الٰہی کا ایک ایسا خاصہ ہے جو ماننے والوں کے یوم عید کو تطہیر و تزکیہ کا عالمی دن بنا دیتا ہے۔

عید گاہ میں نماز عید الفطر ادا کرنا اور عورتوں کا عید گاہ جانا عید الفطر کے دن کو مزید تزئین بخشتا ہے۔ دین اسلام میں اطاعت الٰہی کے اعتبار سے مرد اور عورت برابر ہیں۔ یہ معمولات اتحاد امت کے نقیب بھی ہیں اور اس امر کے شاہد بھی ہیں کہ اللہ کے دین نے عورتوں کو وقت سعید کی راحتوں اور شادمانیوں سے محروم نہیں رکھا۔

نماز عید الفطر کا بغیر اذان و اقامت ادا کرنا ظاہر کرتا ہے کہ آج الٰہی رحمت جوش میں ہے لہٰذا معمول کی اذان و اقامت کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایمان دار بغیر اجازت آکر ان گنت ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز اس دن کا روزہ ممنوع ہے۔[1] ممانعت کی حکمت یہ ہے کہ اس دن اللہ اپنے بندوں کی ضیافت کا شائق ہے اور روزہ رکھنا اس ضیافت سے اعراض کا علم اور نشان ہے اور یہ امر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو نا گوار ہے۔ کیونکہ اللہ اپنے بندوں پر آسانی چاہتا ہے انہیں تنگی میں مبتلا نہیں دیکھنا چاہتا۔[2]

یوں عید الفطر اللہ کے اوامر و نواہی کے سامنے سر تسلیم خم کر لینے سے عبارت ہے۔ یہ دن پیغامبر ہے، نقیب

---

[1] مسلم بن حجاج القشیری ، الجامع الصحیح(الریاض: مکتبہ دارالسلام ، 2004ء) الصیام، باب النھی عن صوم یوم الفطر ویوم الاضحیٰ، رقم الحدیث : (1140) 143.

Mūslim Mīn Hūjjᾱj, (Alriaz,Muktbᾱ Dᾱrulslam,2004)Alsahīh,Alsyyᾱm,bab ūlnᾱhy ūn Somī Yomil FĪtᾱr wa Yoml Azhᾱ,Hᾱdth No:1140

[2] محمد بن علی الشوکانی ، نیل الاوطار (بیروت :رئاسه ادارات البحوث العلمیه، 1402ھ) 352-351/4.

Alshoqᾱnī,Muhᾱmmᾱd Bin Alī,nᾱl ūl Utᾱar(baroot: ryᾱs ūl Idᾱr ūl Bᾱhoos ul Ilmīa, 1402AH), ,4:351-352

ہے، ایک ایسے جذبے کا جو اطاعت الٰہی سے بھی گریز نہیں کرتا۔ یوں نہ اس میں اکابر پرستی کی پرستاری کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اور نہ ہی کسی اور مخلوق کے ماحیٔ سود وزیاں کی کیفیات مستعد ہوتی ہیں۔ فقط ایک ہی قوت ہوتی ہے جو قلب وبدن کو اس خالق کا مطیع بنادینے کے لیے مصروف کار ہوتی ہے جو بہت مہربان، مشفق اور قدردانی کی اخیر کردینے والا ہے۔

عید الاضحیٰ......اطاعت الٰہی، تسلیم ورضا اور قربانی کا شعار

عید الاضحیٰ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت مبارکہ کے احیاء اور تسلسل کا شعار ہے۔ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کی بجاآوری میں انہوں نے اپنے پیارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا قصد کیا۔ اسماعیل علیہ السلام بھی بطیب خاطر اس کے لیے تیار ہوگئے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ o وَنَادَیْنَاهُ اَنْ یَّااِبْرٰہِیْمُ o قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ o اِنَّ ہٰذَا لَهُوَ الْبَلَاۗءُ الْمُبِیْنُ o وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ o وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ﴾[1]

"توجب دونوں نے حکم مان لیا، اور اس نے اسے پیشانی کے ایک جانب گرادیا اور ہم نے اسے آواز دی اے ابراہیم! یقیناً تونے خواب سچا کر دکھایا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزادیتے ہیں۔ بے شک یہی تو یقینا کھلی آزمائش ہے، اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بہت بڑا ذبیحہ دیا اور پیچھے آنے والوں میں اس کے لیے یہ بات چھوڑ دی۔"

دس ذی الحج کے مبارک دن کو ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی بے مثال وعدیم النظیر اطاعت الٰہی کی یادگار کے طور پر عید کا دن مقرر کیا گیا۔ یوں یہ عید بھی اطاعت الٰہی کے جذبے سے سرشار اور اس راہ میں آنے والی ہر قربانی ادا کرنے کے ولولے سے مالامال کرنے والا شعیرہ ہے اور یوں جاہلیت کے تہواروں سے یکسر ممتاز ہے۔

قربانی ہر قوم وملت میں رہی ہے۔ لیکن عید الاضحیٰ کا دن دراصل ایک عجیب قربانی کی یادگار کے طور پر جلوہ گری کرتا ہے۔ پے درپے آزمائشوں کی ایک کڑی تھی۔ جس کا آخری سرا اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانا اور

[1] الصافات: 37:108-103
Alsāfāāt,37:103-108

اپنے جذبۂ عبدیت کی صداقت کو زندۂ جاوداں کرنا تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ﴾[1]

"جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے رب نے کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا۔

پس وہ ملت ابراہیمی جس کی روح ہی قربانی ہے اور جس کو اسلامی کا نام ہی اس عظیم عمل کی وجہ سے دیا گیا یہ کیسے ممکن تھا کہ اس کا کوئی شعار، شناخت، مستقل یادگار یا علامت نہ ہوتی۔ لہٰذا عید الاضحیٰ کے دن اس عمل کے اعادہ کو ملت ابراہیم علیہ السلام کا جزو لاینفک بنا دیا گیا۔

یوم عید الاضحیٰ کی اصل معنویت — حصول تقویٰ

مزید بر آں عید الاضحیٰ کا دن دراصل ایثار نفس اور فدویت جان وروح کے اظہار کا دن ہے۔ اس دن جانوروں کا خون یا گوشت اللہ تک نہیں پہنچتے کہ ان کے چھاپہ سے دیواروں کو رنگین بنایا جائے۔ اللہ تو صرف خالص نیتوں اور پاک صاف دلوں پر نظر رکھتا ہے اور انہیں اپنا محبوب بناتا ہے اس لیے فرمایا:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾[2]

"اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے اور نہ ان کے خون بلکہ اسے تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾[3]

"اللہ تعالیٰ صرف پرہیز گاروں کی طرف سے قبول کرتا ہے۔"

اور عید الاضحیٰ کے دن قربانی کا عمل ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے اور یہ عمل خالصتاً لوجہ اللہ اور مبنی علی التقویٰ تھا۔ اگر قربانی کی یہ حقیقت مستحضر نہ رہے اور آدمی جانور کی گردن پر چھری چلا بھی دے تو گو فی الظاہر اس

---

[1] البقرہ: 142:2.
Albāqarah,2:124
[2] الحج: 37:22.
Alhūj,22:37
[3] المائدہ: 27:5
Almīedāh,5:27

نے قربانی کر دی لیکن فی الحقیقت وہ اس عظیم شعیرہ کی روح سے بے خبر رہا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے والی چیز دراصل تقویٰ کی روح ہے نہ کہ گوشت اور خون۔

عیدالاضحیٰ کے احکامات اور معنویت

قربانی فقط اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾[1]

"اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔"

عیدالاضحیٰ کی قربانی ہر طرح کے عیب اور نقص سے پاک ہو۔ آنکھ کا کانا، واضح بیمار، لنگڑا جانور اور گودے کے بغیر جانور قربانی کے لائق نہیں۔[2]

قربانی نماز عید کے بعد کی جائے۔[3]

قربانی کے جانور کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور یہ دعا پڑھی جائے۔

((انی وجهت وجهی للذی فطر السماوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی لِلّٰهِ رب العالمین لا شریك له وبذلك امرت وانا اوّل المسلمین))[4]

"میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یکسو ہو کر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، ساری عبادات، میرا جینا اور میرا مرنا یہ

---

[1] الکوثر: 2:108.
Alkosār,108:2

[2] ابوداؤد، السنن، الضحایا، باب ما یکرہ عن الضحایا، رقم الحدیث: 2802.
Alsījīstαnī,Abū Dαwood,Sūnαn,Zūhαya,Bαbū Mαyūkrαho Alzohαya,No :2802

[3] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (الریاض: مکتبہ دارالسلام، 2004ء)الاضاحی، باب قول النبیﷺ لابی بردہ، رقم الحدیث: 5556.
Albūkhārī,Muhāmmād Bīn Ismāeel,Aljāmiā Alsāhīh(Alriaz,Muktbα Dαrulslam,2004),Alozāhi,Bābo Qolinbyyi(SAW)Liābi Burdā, No:5556

[4] ابوداؤد، السنن، الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، رقم الحدیث: 2795.
Alsijistαnī,Abū Dαwood,Sunαn,Zūhayα,bαbūl Mα yαsthibū MĪn Alzūhαysa,No :1134

سب خالص اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیاہے اور سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔"

ذبح کرتے وقت پڑھا جائے،بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ھذا منك ولك

قربانی کا گوشت کھانا، کھلانا اور ذخیرہ کرنا جائز اور درست ہے۔[1]

قربانی کا ارادہ رکھنے والا شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کے ذبح ہونے تک بال اور ناخن نہ کٹوائے۔[2]

عیدین کی مجموعی معنویت اور ربط باہمی کا انداز دلنشین

اسلامی عیدوں میں گہری مناسبت اور عمیق ربط باہمی پایا جاتا ہے۔رمضان کے روزے تقویٰ اختیار کرنے کا ذریعہ ہیں۔جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾[3]

"اے ایمان والو!تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم بچ جاؤ۔"

رمضان میں روزوں کی گنتی پوری کرنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، الاضاحی، باب بیان ما کان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی، رقم الحدیث: 1971.
Muslim Bin hūjjāj,Alsāhih,Alozāhī, Bābo Bīān Mā Kānā Mīn Alnahyi ūn Aqlī Lohoom ūl Azahī ,Hadth No:1971

[2] مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، الاضاحی، باب نہی من دخل علیه عشر ذی الحجة، رقم الحدیث: 1977.
Muslim Bin Hūjjāj,Alsāhih,Alozāhi, Bāb Nāhyi Mūn Dkhla Alyhi ashra zil hūjāh ,hādth No:1977

[3] البقرہ: 183:2.
Albāqārāh:183

﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾[1]

”تاکہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر اس طرح کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔“

قرآن مجید ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ کا یہ سفر جو عید الفطر سے شروع ہوتا ہے عید الاضحیٰ کے عظیم ترین دن میں اعلیٰ ترین شکل و صورت میں مجسم ہو جاتا ہے۔ عید الفطر بھی تقویٰ کی مقبولیت کا نشان ہے اور عید الاضحیٰ بھی تقویٰ ہی کی منظوری کا علم ہے۔ خون اور گوشت تو یہیں رہ جاتے ہیں صرف تقویٰ ہے جو بارگاہ الٰہی میں اذن باریابی پاتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾[2]

”اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔“

مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾[3]

اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اسے کے لیے ہر کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا﴾[4]

”اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بھاری اجر دے گا۔“

---

[1] البقرہ: 185:2.
Albāqārāh:185
[2] الطلاق: 65:2۔3
Altālāq,65:2-3
[3] الطلاق: 65:4.
Altālāq,65:4
[4] الطلاق: 65:4.
Altālāq,65:5